

## از عدالت الاعظمیٰ

ریاست بمبئی

بنام

فقیر عمر دھانسی

(جے۔ ایل۔ کپور اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز)

ناقابل تنسیخ زرعی زمین \_ قابض \_ اگر صارف کو غیر زرعی مقاصد کے لئے تبدیل کر سکتا ہے \_  
بلا اجازت ڈھانچے \_ ریونیو حکام کے بے دخل کرنے کے حق کی نوعیت \_ الفاظ "بے دخلی" اور "خالی"  
کے معنی \_ بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ، 1870 (V آف 1879)، دفعہ 66 -

مدعا علیہ جو ایک غیر آباد زمین پر قابض تھا اس نے کلکٹر کی پیشگی اجازت حاصل کیے بغیر اس پر کئی  
ڈھانچے تعمیر کیے تھے اور اسے بے دخل ہونے کا ذمہ دار تھا۔ کلکٹر نے مدعا علیہ کو بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ کی دفعہ 66  
کے تحت بے دخلی کا نوٹس دیا اور اس سے بلا اجازت تعمیرات کو ہٹانے کا مطالبہ کیا۔ نوٹس پر عمل نہ کرنے پر مدعا  
علیہ کو زمین سے بے دخل کر دیا گیا اور کچھ عمارتوں کو مسما کر دیا گیا۔

ہائی کورٹ نے کہا کہ ڈھانچوں کو ہٹانے کی ہدایت دینے والا حکم بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ کی دفعہ 66 کے  
منافی ہے اور اگرچہ بے دخلی کا حکم قانونی اور بنیادی ڈھانچہ تھا لیکن بے دخلی کے باوجود زمین یا عمارتیں حکومت  
کے ماتحت نہیں تھیں اور قبضہ کرنے والا عمارت اور زمین کا مالک رہا اور بے دخلی کا واحد راستہ یہ ہے کہ زمین  
سے جسمانی طور قبضہ کو ہٹانا ہے۔

سوال یہ تھا کہ جس قابض کو بے دخل کیا گیا تھا کیا اسے عمارت کو ہٹانے کی ضرورت تھی اور ڈیفالٹ

میں کلکٹر عمارت کو منہدم کر سکتا تھا اور اس طرح کے انہدام کے لئے نقصان کا ذمہ دار تھا۔

بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ کی دفعہ 65 اور 66 کی صحیح تعمیر پر ایک رہائشی صرف زراعت کے مقصد کے لئے غیر کاشت شدہ زمین کے استعمال اور قبضے کا حقدار ہے، اور ریونیو اتھارٹیز کی اجازت کے بغیر صارف کو غیر زرعی مقاصد میں تبدیل نہیں کر سکتا ہے، اور اس طرح کے کسی بھی تبدیل شدہ صارف نے ریونیو حکام کو حق دیا ہے کہ وہ قبضہ کرنے والے کو زمین سے فوری طور پر بے دخل کر دیں اور ایک بار اس کے حق کو بے دخل کر دیں۔ صارف اور پیشہ اس کے ذریعہ استعمال نہیں کیا جاسکتا تھا۔

"بے دخلی" اور "خالی" کے الفاظ کا مطلب صرف رہائشی کو جسمانی طور پر ہٹانا نہیں تھا، ان کا مطلب یہ تھا کہ اس کے حقوق ختم ہو گئے تھے "مہلت" کے مقصد کے لئے یہ ضروری تھا کہ کسی بھی غیر مجاز تعمیرات کو بھی ہٹا دیا جائے، اور اس طرح کے ہٹانے کے لئے کوئی مخصوص اختیارات ضروری نہیں تھے، انہیں ہٹانے کا اختیار اتفاقی اور زمین کو خالی کرانے کے اختیارات سے منسلک تھا۔

بے دخلی کا حقیقی اثر تمام نتائج کے ساتھ زمین سے قابض کو جسمانی طور پر ہٹانا تھا، یعنی تمام غیر مجاز سپر اسٹرکچر کو مسما کرنا،

کوڈ کی دفعہ 66 میں استعمال ہونے والے لفظ "بے دخلی" کا مطلب یہ تھا کہ بے دخلی پر زمین کو اصل پوزیشن پر بحال کرنا ہوگا تاکہ اس مقصد کے لئے استعمال کیا جاسکے جس کے لئے اسے قابض کو دیا گیا تھا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 377 آف 1957۔

24 ستمبر 954 کو بمبئی ہائی کورٹ کے فیصلے اور فرمان کے خلاف اپیل 1950 کی پہلی اپیل نمبر 355 میں کی گئی۔

اپیل کنندہ کی طرف سے آر۔ گپتی ایئر، کے۔ ایل۔ ہاتھی اور ڈی۔ گپتا۔

جواب دہندہ کے لئے بی۔ ڈی شرما۔

3 فروری 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس کپور۔ یہ بمبئی ہائی کورٹ کے فیصلے اور حکم نامے کے خلاف اپیل ہے۔ درخواست گزار مدعا علیہ کی طرف سے دائر مقدمے میں مدعا علیہ تھا جو مدعی تھا اور اپیل کو جنم دینے والے حقائق یہ ہیں:

جواب دہندہ کولابا ضلع میں مہاڈ کے سروے نمبر 145، ہسا نمبر 2 پر غیر تلف شدہ زمین پر قابض تھا۔ انہوں نے یکم نومبر 1941 کو مذکورہ زمین پر ایک سال کے لئے عارضی شید تعمیر کرنے کی اجازت کے لئے کلکٹر کو درخواست دی اور 9 جنوری 1942 کو اجازت دی گئی۔ مدعا علیہ نے اجازت کی مدت میں توسیع کے لئے ایک اور درخواست دی جس میں دو سال سے پوچھ گچھ کی گئی تو پتہ چلا کہ مدعا علیہ نے سڑک اور عمارت کے درمیان 20 فٹ کی کھلی جگہ چھوڑے بغیر مستقل ڈھانچے تعمیر کیے تھے اور جب اس جگہ کو کھلا چھوڑنے کے لئے کہا گیا تو انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور اس لئے درخواست 9 ستمبر 1942 کو دی گئی، برطرف کر دیا گیا۔ 28 مارچ 1943 کو مدعا علیہ نے ایک اور درخواست دائر کی جس میں کہا گیا کہ وہ اس عمارت کو ہٹانے کے لئے تیار ہے جو سڑک سے 20 فٹ کے اندر ہے۔ کلکٹر نے اس درخواست کو قبول کیا اور مدعا علیہ کو عمارت کے اس حصے کو ہٹانے کے لئے کہا جو سڑک سے 20 فٹ کے اندر تھا۔ جب مدعا علیہ اور کلکٹر کے درمیان خط و کتابت چل رہی تھی تو مدعا علیہ نے کئی ڈھانچے بنائے جن کے بارے میں کلکٹر کو کسی نہ کسی وجہ سے کچھ معلوم نہیں تھا اور مارچ 1947 میں کلکٹر نے مدعا علیہ سے مزید تعمیر روکنے کو کہا۔ 21 اپریل 1947 کو مدعا علیہ نے کلکٹر کو ایک اور درخواست دی جس میں کہا گیا کہ اس نے ایک اور عمارت کی تعمیر شروع کر دی ہے اور اسے مکمل کرنے کی اجازت مانگی ہے۔ اس کے بعد کلکٹر نے جانچ کی اور پایا کہ کئی عمارتیں جان بوجھ کر بغیر کسی اجازت کے تعمیر کی گئی تھیں۔ اس کے بعد کلکٹر نے حکومت سے مزید کارروائی کرنے کی اجازت مانگی اور 23 ستمبر 1947 کو حکومت نے منظوری دی جس کی تعمیل میں کلکٹر نے مملتدار کو مدعا علیہ کو بے دخل کرنے کی ہدایت دی۔ 19 اکتوبر 1947ء کو مملتدار نے مدعا علیہ کو انہیں بے دخل کرنے کا نوٹس جاری کیا۔ اس کے بعد مدعا علیہ نے بمبئی ریونیوٹری بیوٹل میں اپیل کی اور اس کی اپیل 2 اپریل 1941 کو خارج کر دی گئی۔ مدعا علیہ کو ایک اور نوٹس دیا گیا جس میں اسے غیر مجاز تعمیرات کو ہٹانے کا مطالبہ کیا گیا۔ نوٹس پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے انہیں زمین سے بے دخل کر دیا گیا اور کچھ عمارتوں کو منہدم کر دیا گیا۔

مدعا علیہ نے اگست 1948 میں ہائی کورٹ میں ایک عرضی دائر کی اور حکومت کے حکم امتناع کا حکم حاصل کیا اور اس حکم پر عمل درآمد کرتے ہوئے زمین کا قبضہ حاصل کیا اور پھر اس کی درخواست پر مقدمہ نہیں چلایا۔ اس طرح ریونیو حکام کے احکامات کی خلاف ورزی کرنے کے باوجود مدعا علیہ اس زمین کا قبضہ حاصل کرنے میں کامیاب رہا جس سے اسے بے دخل کیا گیا تھا۔ 23 نومبر 1948 کو مدعا علیہ نے یہ اعلان کرنے کے لئے ایک مقدمہ دائر کیا کہ حکومت کی طرف سے ان کو بے دخل کرنے کی ہدایت دینے والا حکم غیر قانونی اور کالعدم ہے اور حکومت کو اس حکم کے مطابق کوئی کارروائی کرنے سے روکتا ہے اور ریونیو حکام کے ذریعہ منہدم کی گئی عمارت کے حصے کے لئے 7,000 روپے ہرجانے کی وصولی کرتا ہے۔ سول جج نے کہا کہ تعمیر کی گئی عمارتیں غیر مجاز ہیں کیونکہ مدعا علیہ نے کلکٹر سے اجازت حاصل نہیں کی تھی لیکن انہوں نے کہا کہ کلکٹر کو بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ کی دفعہ 66 کے تحت عمارت کو منہدم کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ انہوں نے حکومت اور کلکٹر کے حکم کو غیر فعال قرار دیتے ہوئے بے دخلی کے سلسلے میں مقدمہ کا حکم جاری کیا اور اپیل کنندہ کے خلاف حکم امتناع جاری کیا اور ڈھانچے کو منہدم کرنے کے لئے 7000 روپے ہرجانے کے طور پر مقدمہ بھی جاری کیا۔ اس کے بعد درخواست گزار نے ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی اور یہ کہا گیا کہ ڈھانچوں کو ہٹانے کی ہدایت دینے والا حکم کوڈ کی دفعہ 66 کے منافی ہے اور اس لئے حکم امتناع کی توثیق کی گئی اور ہرجانے کے حوالے سے حکم کی بھی تصدیق کی گئی۔ ہائی کورٹ نے مزید کہا کہ بے دخلی کا حکم قانونی اور داخلی تھا لیکن بے دخلی کے باوجود زمین یا عمارتیں حکومت کے ماتحت نہیں تھیں اور قبضہ کرنے والا عمارتوں اور زمین کا مالک رہا اور بے دخلی کا واحد نتیجہ زمین سے قابض کو جسمانی طور پر ہٹانا تھا۔ اسے ہائی کورٹ کی زبان میں پیش کرنے کے لئے یہ کہا گیا تھا:

لہذا بے دخلی کے قانونی نتائج یہ ہوں گے کہ قبضہ کرنے والے کو زمین پر اس کے قبضے سے محروم کر دیا جائے گا لیکن اس کی ملکیت یا ملکیت کے حقوق سے محروم کر دیا جائے گا، جو اس کے پاس ہی رہے گا۔ نتیجتاً یہ ضروری ہے کہ زمین پر رہنے والے کے ذریعہ تعمیر کردہ عمارت بھی اسی کی ملکیت رہے گی۔ ہماری یہ بھی رائے ہے کہ کلکٹر کو قبضہ کرنے والے کو بے دخل کرنے کے لئے جو اختیار دیا گیا ہے اس میں ان کے ذریعہ تعمیر کردہ عمارت کو ہٹانے کا اختیار شامل نہیں ہے۔

یہ اس فیصلے اور حکم کے خلاف ہے کہ اپیل کنندہ ہائی کورٹ کی طرف سے فٹنس کے ٹیوفکیٹ پر اس عدالت میں اپیل میں آیا ہے۔

بے دخلی کے حکم کے بارے میں اس اپیل میں کوئی تنازعہ نہیں ہے۔ جس سوال پر بحث ہوئی وہ یہ تھا کہ اس بے دخلی کے نتائج کیا مدعا علیہ کو عمارت کو ہٹانے کی ضرورت تھی اور کیا درخواست گزار عمارت کو منہدم کر سکتا ہے اور (2) کیا درخواست گزار اس حصے کو مسمار کرنے کے لئے ہر جانے کا ذمہ دار ہے جسے اس نے پہلے ہی مسمار کر دیا تھا؟ یہ کوڈ کی کچھ شقوں پر کی جانے والی تشریح پر منحصر ہوگا۔ کلکٹر نے 10 اکتوبر 1947 کے اپنے حکم کے ذریعہ حکومت کی اجازت حاصل کرنے کے بعد مدعا علیہ کے ذریعہ غیر مجاز طور پر تعمیر کردہ ڈھانچوں کو ہٹانے اور مبینہ طور پر ضابطہ اخلاق کی دفعہ 66 کے تحت کارروائی کرنے کی ہدایت دی۔ کوڈ کی دفعہ 45 میں کہا گیا ہے کہ تمام اراضی چاہے وہ زراعت یا دیگر مقاصد کے لئے استعمال کی جائے اور جہاں بھی واقع ہو وہ حکومت کو لینڈ ریونیو کی ادائیگی کے لئے ذمہ دار ہے اور دفعہ 56 کے تحت لینڈ ریونیو کی ادائیگی میں ناکامی کی وجہ سے قبضہ ضبط کیا جاسکتا ہے۔ کوڈ کی دفعات 65 اور 66 میں درج ذیل ہیں:

دفعہ نمبر 65 کے تحت زراعت کے مقصد کے لیے زمین کا تخمینہ لگایا گیا یا اس کے پاس موجود زمین پر قبضہ کرنے والا شخص خود، اس کے نوکروں، کرایہ داروں، ایجنٹوں یا دیگر قانونی نمائندوں کو زرعی عمارتیں تعمیر کرنے، کنویں یا ٹینک تعمیر کرنے یا زمین کی بہتر کاشت یا مذکورہ مقصد کے لئے اس کے زیادہ آسان استعمال کے لئے اس میں کوئی اور بہتری لانے کا حق دار ہے۔

لیکن اگر کوئی رہائشی اپنی ملکیت یا اس کے کسی حصے کو کسی اور مقصد کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے تو کلکٹر کی اجازت کے لئے سب سے پہلے رہائشی کی طرف سے درخواست دی جائے گی.....

دفعہ " 66" گراہی کوئی زمین کلکٹر کی اجازت کے بغیر یا دفعہ 65 کے تحت مقررہ مدت ختم ہونے سے پہلے استعمال کی جاتی ہے تو اس کے تحت یا اس کے تحت یا اس کے ذریعہ رکھنے والے کسی بھی کرایہ دار یا دوسرے شخص کو کلکٹر کے ذریعہ اس طرح استعمال کی گئی زمین سے اور پورے فیلڈ یا سروے نمبر سے جس کا وہ حصہ بن سکتا ہے اور قبضہ کرنے والا بھی بے دخل کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ نئے تخمینے کے علاوہ، جو دفعہ 48 کی

دفعات کے تحت اس مدت کے لئے عائد کیا جاسکتا ہے جس کے دوران مذکورہ زمین کا اس طرح استعمال کیا گیا ہے، اس طرح کا جرمانہ ادا کرنا ہوگا جو کلکٹر ریاستی حکومت کے عام احکامات کے تابع ہو سکتا ہے۔

کوئی بھی کرایہ دار یا کوئی بھی رہائشی یا کوئی دوسرا شخص جو قابض کی رضامندی کے بغیر ایسی کسی زمین کو اس طرح کے کسی مقصد کے لئے استعمال کرے گا اور اس طرح مذکورہ رہائشی کو مذکورہ بالا جرمانے کا ذمہ دار ٹھہرائے گا، وہ نقصانات میں مذکورہ قابض کے ذمہ دار ہوں گے۔

یہ پایا گیا ہے کہ مدعا علیہ نے کلکٹر کی پیشگی اجازت کے بغیر کئی ڈھانچے تعمیر کیے اور وہ بے دخل کرنے کے ذمہ دار تھے، اور لہذا کلکٹر کے ذریعہ مدعا علیہ کو بے دخل کرنے کی ہدایت دینے والا حکم قانونی اور اندرونی تھا۔ دفعہ 65 کے تحت زراعت کے مقصد کے لئے رکھی گئی زمین پر قبضہ کرنے والا شخص زرعی عمارتیں تعمیر کر سکتا ہے، کنویں یا ٹینک تعمیر کر سکتا ہے یا زمین کی بہتر کاشت یا زراعت کے مقصد کے لئے اس کے زیادہ آسان استعمال کے لئے دیگر بہتری لاسکتا ہے لیکن وہ ریونیو حکام کی اجازت کے بغیر صارف کو غیر زرعی مقاصد میں تبدیل نہیں کر سکتا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ زراعت سے غیر وابستہ کوئی بھی صارف غیر قانونی ہے اور دفعہ 66 کے تحت اس طرح کا کوئی بھی تبدیل شدہ صارف ریونیو حکام کو زمین سے قبضہ کرنے والے کو فوری طور پر بے دخل کرنے کا حق دیتا ہے اور اس کے بعد کچھ دیگر نتائج سامنے آتے ہیں۔ لہذا دفعہ 65 اور 66 کی حقیقی تعمیر پر ایک رہائشی صرف مذکورہ بالا حد کے تحت غیر منقولہ زمین کے استعمال اور قبضے کا حقدار ہے اور اگر اسے کوڈ کی دفعہ 66 کی دفعات کے تحت ایک بار بے دخل کر دیا جاتا ہے تو اس کے ذریعہ صارف اور قبضے کا حق استعمال نہیں کیا جاسکتا ہے۔

ضابطہ اخلاق کی دفعہ 202 زمین پر غیر قانونی طور پر قبضہ کرنے والے کسی بھی شخص کو بے دخل کرنے کا طریقہ کار بیان کرتی ہے اور مندرجہ ذیل اہتمام کرتی ہے:

دفعہ 202۔ "جب بھی اس کے ذریعہ یا فی الحال نافذ کسی دوسرے ایکٹ کے ذریعہ یہ فراہم کیا جاتا ہے کہ کلکٹر زمین کے قبضے میں کسی بھی شخص کو غلط طریقے سے بے دخل کر سکتا ہے یا کرے گا، تو اس طرح کی بے دخلی مندرجہ ذیل طریقے سے کی جائے گی، یعنی:

قبضہ میں موجود شخص یا افراد کو نوٹس جاری کر کے ان سے زمین خالی کرنے کے لئے اس وقت کے اندر مطالبہ کیا جائے جو مذکورہ نوٹس کی وصولی کے بعد معقول نظر آئے،.....۔

لہذا یہ دفعہ ظاہر کرتا ہے کہ بے دخلی کے لئے زمین کی خالی کی ضرورت ہوتی ہے اور مہلت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ زمین پر کیا گیا کوئی بھی کام جو غیر مجاز تھا اسے رہنے کی اجازت دی جائے اور صرف غیر قانونی کام کرنے والے شخص کو زمین سے ہٹایا جائے۔ یہ کہ "بے دخلی" اور "خالی" کے الفاظ کا مطلب صرف رہائشی کو جسمانی طور پر ہٹانا نہیں ہے، یہ اس حق کی نوعیت سے واضح ہے جو موجودہ معاملے میں مدعا علیہ کے پاس تھا۔ اس کا حق اس زمین کے استعمال اور قبضے تک محدود تھا جس کے لئے اس نے اسے حکومت سے لیا تھا، یعنی زرعی مقاصد کے لئے اور جب اسے بے دخل کیا جاتا ہے اور اسے زمین خالی کرنے کے لئے کہا جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہونا چاہئے کہ اس کے حقوق ختم ہو جائیں گے۔ "خالی" کی غرض سے یہ ضروری ہے کہ کسی بھی غیر مجاز تعمیرات کو بھی ہٹایا جائے بصورت دیگر زمین پر کوئی خالی نہیں ہو سکتی اور نہ ہی زمین کو اس مقصد کے لئے مؤثر استعمال میں لایا جاسکتا ہے جس کے لئے عام طور پر زرعی زمینوں کو استعمال کرنے کے لئے قبول کیا جاتا ہے۔ اس معاملے میں یہ کہنا ضروری نہیں ہے کہ بے دخلی پر قبضہ کرنے والا بھی سپراسٹرکچر کے مواد پر اپنا حق کھو دیتا ہے یا نہیں لیکن اگر یہ کہا جاتا ہے کہ اگرچہ قابض کو بے دخل کیا گیا ہے لیکن اگر یہ کہا جاتا ہے کہ اگرچہ قابض کو بے دخل کیا گیا ہے لیکن اس کے ذریعہ تعمیر کردہ ڈھانچے کو ہٹایا نہیں جاسکتا ہے اور اگر حکومت زمین کو اصل مقصد کے لئے بحال کرنے کی کوشش کرتی ہے تو یہ زمین کی "خالی" کے الفاظ کی غلط تشریح ہوگی۔ اگر اجازت دی گئی تو یہ صرف نقصانات میں مبتلا ہونے کے درد پر ہی ایسا کرے گا۔ ہماری رائے میں، یہ ضروری نہیں ہے کہ زمین کو تمام غیر مجاز سپراسٹرکچرز سے خالی کرانے کے لئے کوئی خاص اختیار ہو۔ انہیں ہٹانے کی طاقت اتفاقی ہے اور زمین کو خالی کرانے کی قوت کے ساتھ معاون ہے۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ قبضے کے حق کی نوعیت اور ضابطہ اخلاق کی دفعہ 40 اور 41 میں شامل دفعات کے ذریعہ اس پر عائد کی گئی حد، جس کے ذریعہ غیر کاشت شدہ زمین پر کچھ درختوں کا حق ریاست کے پاس محفوظ ہے۔ دفعہ 65 اور 66 میں جن کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے اور دفعہ 68 اور 69 میں جس میں کہا گیا ہے کہ ایک قابض اس مدت کے لئے زمین کے استعمال اور قبضے کا حقدار ہے جس مدت کا رتک اس کی مدت محدود ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ بے دخلی کا حقیقی اثر تمام نتائج کے ساتھ زمین سے قابض کو جسمانی طور پر ہٹانا ہے، یعنی تمام غیر مجاز سپراسٹرکچرز کو مسما کرنا۔ ہائی کورٹ نے کوڈ کی دفعہ 61 اور 66 میں استعمال ہونے والی زبان کے فرق اور

1919 میں سابقہ دفعہ میں کی گئی ترمیم پر بھروسہ کیا جس کے ذریعہ دفعہ 61 میں لفظ "یا خلاصہ ہٹانا" شامل کیا گیا تھا اور دفعہ کا متعلقہ حصہ اب درج ذیل ہے:

دفعہ 61۔ اس طرح کی کسی بھی زمین پر غیر مجاز طور پر قبضہ کرنے والے شخص کو کلکٹر کے ذریعہ فوری طور پر بے دخل کیا جاسکتا ہے، اور زمین میں اگائی گئی کسی بھی فصل کو ضبط کیا جاسکتا ہے، اور اس پر تعمیر کردہ کوئی بھی عمارت، یا اس پر تعمیر کردہ کوئی بھی عمارت، یا اس پر تعمیر کی گئی دوسری تعمیرات بھی، اگر اس طرح کے تحریری نوٹس کے بعد نہیں ہٹائی جائیں گی، جسے کلکٹر مناسب سمجھے تو ضبطی یا سمری ہٹانے کا ذمہ دار ہوگا۔

ان الفاظ کے اضافے سے یہ دلیل دینے کی کوشش کی گئی کہ یہ الفاظ کلکٹر کو یہ اختیار دینے کے لئے شامل کیے گئے تھے کہ وہ غیر مجاز قبضے میں کسی شخص کے ذریعہ اس زمین پر رکھی گئی کسی بھی عمارت یا دیگر تعمیرات کو ہٹادیں اور یہ دلیل دی گئی کہ یہ الفاظ خاص طور پر اس مقصد کے لئے شامل کیے گئے تھے۔ ہمارے لئے اس سوال پر جاننا بالکل غیر ضروری ہے کہ کلکٹر کو یہ خاص اختیار کیوں دیا گیا تھا۔ اس معاملے میں ہم لفظ "بے دخلی" کے معنی سے متعلق ہیں جیسا کہ دفعہ 66 میں استعمال کیا گیا ہے اور ہماری رائے میں ان الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ بے دخلی پر زمین کو اصل پوزیشن پر بحال کرنا ہوگا تا کہ اس مقصد کے لئے استعمال کیا جاسکے جس کے لئے اسے قابض کو دیا گیا تھا۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر اس اپیل کی اجازت دی جاتی ہے اور ہائی کورٹ کے اس حکم نامے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے جس میں ٹرائل کورٹ کے فیصلے کی توثیق کی جاتی ہے۔ درخواست گزار کو اس کے تمام اخراجات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اپیل کی اجازت ہے۔